اوم

آریہ سماج اور براہمو سماج کی تعلیم

مؤلفہ

رادھاکشن مہتہ

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۸۸ مطابق سنہ ۱۸۸۸ء

مطبوعہ مطبع اڑوڈبنس
لاہور

آریہ سماج کی تعلیم

۱ تمام حقیقی علوم جو دُنیا مین موجود ہین اون سب کا اصل الاصول خدا ہے +

۲ کسی شے کا علم (گیان) انسان کو مُطلقاً نہین ہو سکتا جب تک کہ وہ کسی سے تعلیم نہ پاوے اسلئے ابتداء آفرنیش مین خدا تعالیٰ نے انسان کی بہتری اور تعلیم کیواسطے الہام کیا +

۳ یہ الہام جن کتب مین آجتک قلمبند ہوا چلا آتا ہے وہ وید ہین +

۴ وید مین صرف ایک خدا کی پرستش اور عبادت کی ہدایت ہے اسلئے تمام نوع انسان کو انہین الہامی کُتب ماننا چاہیئے +

۵ وید مین تمام علوم و فنون کے اصول موجود ہین یہ ایک زبردست دلیل اُنکے الہامی ہونیکی ہے

براہمو سماج کی تعلیم

۱ تمام علوم کیا حقیقی کیا باطل سب انسان کی ساخت ہین +

۲ انسان کو الہام وغیرہ کی مطلقاً ضرورت نہین تھی - سب کچھہ اس نے فطرت کی کتاب کا خود بخود مطالعہ کرکے حاصل کیا ہے +

۳ وید صرف پرانے زمانہ کے جُہلا کے چھند ہین +

۴ وید مین بت پرستی اور مخلوق پرستی کی ہدایت ہے اس واسطے یہ الہامی نہین ہوسکتے لہذا انہین (وید) جلاوطن کرنا چاہیے +

۵ وید و کتب زمانہ کے لوگ آجکل کے علوم و فنون کو جانتے ہی نہین تھی وہ تو جاہل مطلق تھے اسلیئے وید مین تمام علوم کے اصولون کا ہونا خواب ہے +

۶ وید مین لکھا ہے کہ خدا - روح اور مادہ یہ تینون اشیاء انلی ہین اور مادہ سے خدا نے دنیا کو بنایا - یہ موجودہ سائنس اور علما کے یقین کے عین مطابق ہے +

۷ خدا کامل ہے - اوسکا الہام اور قانون بھی کامل اسواسطے انسانی قانون کیطرح ترمیم و تنسیخ کا محتاج نہین ہے +

۸ خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر نبی یا اوتار کبھی نہین آیا یہ لوگون کے ڈھکو نسلے ہین +

۹ خدا کی عبادت سچے دل سے کرنی چاہیے اور اپنے اعتقاد کے مطابق اسکا لوگون کو بھی اپدیش کرنا ضروری ہے - کسی شخص کے ذریعہ نجات کا حاصل کرنا ایک لغو خیال ہے +

۱۰ نجات کا ذریعہ اوپاسنا - یوگ ودیا اور برہم چارج ہے +

۱۱ نجات کے معنی تناسخ سے چھوٹ کر مدت تک ایشور چرن مین مگھن رہنے اور پھر

۶ اگر مادہ ازلی ہوا تو وہ بھی خدا ہوا اور پھر اگر ازلی مادہ سے خدا نے دنیا کو بنایا تو وہ قادر مطلق نہ رہا۔ اور سائنس کو مذہب سے کیا دخل ہے؟

۷ خدا کامل ضرور ہے لیکن ہمیشہ انسان کی ضرورت کے مطابق نئے نئے قانون اور الہام ترشیح کرکے نازل کرتا رہتا ہے +

۸ خدا وقتاً فوقتاً کسی چیدہ آدمی کو نیا الہام دیکر بھیجتا رہتا ہے +

۹ خدا کی عبادت بیشک کرنی چاہیے۔ لیکن موسیٰ و عیسیٰ پر ایمان رکھکر بھی سوسائٹی مین رہنا بہتر ہے اور سماج کی چاردیواری مین اُنکے ذریعہ دعا مانگنے مین کوئی ہرج نہین +

۱۰ نجات کا ایک ڈھکوسلا ہے البتہ اوپاسنا اور دھرم کرنا چاہیے +

۱۲ نجات کچھ نہین۔ انسان مرنے کے بعد روحانی ترقی کرتے جاتے ہین اور

اپنی مرضی سے تناسخ مین داخل ہونیکے ہین +

۱۲ اس دنیاکے پیدا کرنیکا یہ مقصد ایشور کا ہے کہ روح کو اسکے اعمال کے حسب مراتب سزا و جزا ہو اور اگر ایسا نہین تو ایشور ظالم ٹھہرتا ہے +

۱۳ پرمیشر ہر ایک کو اوسکے اعمال کے مطابق سزا و جزا دیتا ہے +

۱۴ انسان اپنے بھلے برے افعال کی سزا یا جزا تناسخ کے ذریعہ پاتا ہے +

۱۵ اگر انسان کو تھوڑے سے برے فعل کے لئے ہمیشہ کے جہنم مین ڈال دیا جاوے یا وہ تھوڑی سی نیکی کیواسطے تا ابد ایک بہشت مین رہے تو اس حالت مین خدا عادل نہین رہتا اسواسطے تناسخ ہی ذریعہ خدا کی عدالت کا ہے اور دوزخ بہشت فرضی جگہ ہین +

۱۶ روح ازلی اور اسکی صفات بھی ازلی اسلئے روح فنا نہین ہوگا +

۱۷ تمام پیدا کنندہ اشیاء دو یا دو سے زیادہ اشیاء کے مرکب ہونیکا نتیجہ

یہ ہی نجات ہے +

۱۲ دنیا خدا نے یون ہی پیدا کر دی ہے اور روح بھی دن بدن پیدا ہوتی جاتی ہیں
اسواسطے اعمال کی سزا جزا چہ معنی دارد؟

۱۳ انسان کو اسکے اعمال کے عوض کچھ نہین ملتا۔ ہر ایک مرنے کے بعد ترقی کرتا جاتا ہے +

۱۴ خواہ انسان نیک ہو یا بد مرنے کے بعد ترقی کرتے کرتے نجات حاصل کرلیتا ہے +

۱۵ نہ انسان بہشت مین جاویگا نہ دوزخ مین اور نہ تناسخ ہی بھگتے گا بلکہ ایک
برے سے برا آدمی بھی مرنے کے بعد روحانی ترقی کرنا شروع کریگا۔ اعلی
آدمی اعلی جماعت مین اور ادنی آدمی ادنی جماعت مین داخل ہونگے اور پھر
تمام ترقی کرتے کرتے بالکل پاک ہو کر خدا مین مجسم ہو جائینگے۔؟

۱۶ روح ازلی نہین پیدا شدہ ہے لیکن فنا کبھی نہین ہوگا۔

۱۷ روح ضرور کسی شے سے بنا ہوا معلوم نہین ہوتا الا یہ پیدا ضرور کیا گیا ہے

ہین اور پیدا شدہ چیز فانی ہے - روح چونکہ کسی شی سے بنا ہوا معلوم نہین ہوتا اسلئے ازلی اور چونکہ پیدا شدہ نہین اسلئے فانی بھی نہین ہو سکتا +

۱۸ روح ناپاک ہے اور خدا کی پیدا شدہ چیز ناپاک نہین ہو سکتی لہذا روح پیدا شدہ نہین ہے +

۱۹ راستی کو قبول کرنا اور جھوٹھ کو چھوڑنا عدالت ہے +

۲۰ ہندوستان کے پرانے بزرگون اور رشی منیون نے کمال درجہ تک تمام علوم کی شاخون مین ترقی کی تھی اور ہندوستان کی اصلاح کے لیے صرف وید و کت ایشر کرت دھرم کو سچا اور حقیقی یقین کر اور اسکو اپنی زندگی مین دکھلا کر پرچار کرنا اس ملک کی ترقی کا اعلےٰ ذریعہ اور آریہ قوم کو پھر سچے دھرم پر لانے کا ایک بڑا بھاری وسیلہ ہے +

۲۱ ما - باپ - منصف آدمی - بادشاہ - دہرماتما - پارسا عورت - نیک چلن مرد دیو ہین اور انکا ستکار (عزت) کرنا دیو پوجا ہے +

لیکن یہ اسلئے بنایا گیا ہے کہ کبھی فنا نہ ہو اور ہمیشہ ترقی کرتا جاوے +

۱۸ خدا قادر مطلق ہے جس طرح چاہے اور جو چاہے کرسکتا ہے +

۱۹ انگریزی عادات واطوار کی جو تعلیم دیوے وہ درست اور سب غلط +

۲۰ ہندوستان کے رشی منیون نے نانک۔ کبیر۔ چیتن وغیرہ جتنی بھی بھگتی
نہین کی تھی اور پرانا ہند کا مذہب بالکل لغو ہے اسکو جلا وطن کرکے
براھم سماج کی آڑ مین عیسائی۔ موسائی۔ اور محمدی مذہب
کی تعلیم دینے سے اس ملک کی عاقبت بخیر ہوسکتی ہے اور انہین
مذاہب کے معتقد دنیا مین شایستہ ہین +

۲۱ جو آدمی عبادت کرتے کرتے اونگھ کرنا چینے لگ جاوی وہ دیو ہے اور
اوسکی پیروی کرنا اور مداح ہونا دیو پوجا ہے +

۲۲ جو ویدودیا کو پڑھاوے۔ راستی کو قبول کرے اور جھوٹھ کو چھوڑ دیوے وہ اچارج ہے +

۲۳ جو حقیقی علم کی تعلیم پاوے۔ حصول علم کیطرف رجوع ہو اچارج کی عزت کرے وہ ششش (شاگرد) ہے +

۲۴ سنیاسی تارک الدنیا کو کہتے ہین۔ یعنی وہ شخص جو نفسانیت سے قطع تعلق کرکے ملک کی اصلاح ہر ایک صیغہ مین کرے اور ملک مین پھرے +

۲۵ انگریزی تعلیم کے ساتھ سنسکرت تعلیم کا ہونا اور بچون کو اپنے مذہبی کتب مین درس دینا ضروری ہے تاکہ وید وکت دھرم کی پھر عظمت قایم ہو +

۲۶ ہندوستان کی اصلاح کیواسطے لازمی ہے۔ کہ ہندوستان کی زبان کو تازہ کیا جاوے +

۲۷ تعلیم یافتہ ہونے کے یہ معنے ہین کہ انسان حب الوطن اور سچے وید وکت دھرم

۲۲ جو شخص براہم سماج مین اوپاسنا کرا سکے اور لکچر دے سکے وہ اچارج ہے +

۲۳ جو شخص (خواہ جاہل مطلق ہی کیون نہ ہو) اپنا گھر بار چھوڑ سر منڈوا جھوروپیا بن اپنے آپ کو سنیاسی ظاہر کرے وہ شش ہے +

۲۴ جو ملازمت سے دست بردار ہو کر بھگوا بانا پہن کر حیوانی جذبات مین مستغرق رہے اور ایک ہی جا پر سکونت اختیار کرے وہ سنیاسی ہے +

۲۵ سنسکرت مردہ زبان ہے - انگریزی مین تعلیم اور انجیل وغیرہ کی مذہبی درس کافی ہے - و نیز مروجہ مذہب شایستہ اور منجھے ہوئی ہین +

۲۶ اعلیٰ انگریزی تعلیم پانا اور اپنی زبان مین اچھی طرح خیالات ظاہر نہ کر سکنا انسانی زندگی کا اعلیٰ معراج ہے +

۲۷ تعلیم یافتہ تب ہی ہوتا ہے جب کوٹ پتلون - بوٹ پہنکر ہوٹلون مین

کا جان نثار بندہ ہو +

۲۸ مستورات کو مذہبی اور اخلاقی کتب کی درس بذریعہ ہندی اور سنسکرت ہونی چاہیئے +

۲۹ مرد اور عورت اپنے اپنے ہمجنسون مین علیحدہ علیحدہ سبھا کر کے اپنی اپنی بہبودی کر سکتے ہین +

۳۰ کھانا پینا دھرم مین کچھہ مداخلت نہین کرتا اور نہ کھانا پینا کسی کو شایستہ بنا دیتا ہے اسواسطے اس مین بیجا تجاویز کرنا بیہودہ ہے +

۳۱ کسی کے ساتھ ملکر ایک دوسرے کی جھوٹھہ کھانا از روے طب بھی ناجایز ہے +

۳۲ شادی کرنا مرد اور عورت دونون کی بہبودی مین داخل ہے شادی کی رسومات عین وید وکت ریتی سے ہونی چاہئین اور بت پرستی اس مین مطلقاً ناجایز ہے +

کہاوے +

۲۸ مستورات کا انگریزی زبان مین ڈگریان حاصل کرنا ہی انہین تعلیم دینا ہے +

۲۹ عورتون کو میم صاحبہ کا لباس پہنا کر مردون مین لئے پھرنا ہی شائستگی ہے +

۳۰ کھانا پینا دھرم کا اعلیٰ جزو ہے اور ہوٹلون مین جا کر غیر قومون کے ساتھ کھانا ہی اعلیٰ دھرم اور شائستہ پن ہے +

۳۱ طب کا ڈھکو نسلا ہے۔ انگریز ایک دوسرے کے ساتھ کھاتے ہین اسواسطے دہرماتما اور شائستہ ہین +

۳۲ شادی کرنا مرد اور عورت کی بہبودی مین ضرور داخل ہے اور شادی مین اگر بت پرستی نہ کرو تو برہموایکٹ کے بموجب عدالت مین شادی کی رجسٹری ہونی چاہیئے +

۳۳ جس مرد اور عورت مین شادی قرار پاوے اونکا علیحدہ علیحدہ گوتر ہونا چاہیئے اور جس لڑکی کو مثل استاد تعلیم دی ہووہ دختر کے برابر ہے اُس سے شادی کرنا ناجایز ہے

۳۴ اپنے ملک کی ساختہ اشیا کو ترقی دینی چاہیئے اور خود بھی حتی المقدور اونکا استعمال کرنا چاہیئے +

۳۵ گوشت ہر قسم کا کھانا ناجایز ہے اور گاے کی رکھشا کرنی اسواسطے لازم ہے کہ اسکا دودہ ماں کے دودہ کے مساوی ہے اور اور دودہوں کی نسبت صحت بخش اور عمدہ ہے +

۳۶ گوشت کھانا اسواسطے ناجایز ہے کہ جانوروں مین بھی روح ہے +

۳۷ اگر اون مین روح نہ ہو تو سکھ دکھ کو محسوس نہ کرسکین +

۳۸ آریہ - آریہ ورت (ہندوستان) کے اصلی باشندے ہین +

۳۳ شادی جہان چاہو کرو اور اگر کسی ایسی لڑکی سے تم شادی کرنا چاہتے ہو۔ جس کو شل وستاو ننے تعلیم دی ہو اور لڑکی شادی کرنے پر راضی ہو تو شادی جایز ہے +

۳۴ ولایت کی سب اشیاء کا استعمال کرنا روا ہے۔ جہانتک ممکن ہو ملک کی تمام ساختہ اشیا۔ کو غارت کرنا لازمی ہے +

۳۵ جس کا جی چاہے گوشت کھاوے جس کا نہ چاہے نہ کھاوے۔ گاے مین اور جانوروں کی نسبت کوئی زیادہ خصوصیت نہین کہ اسکی جان بچانے مین تردد کیا جاوے +

۳۶ جانوروں مین روح کچھ کوئی نہین +

۳۷ یون ہی جانور دکھ سکھ محسوس کر لیتے ہین انمین روح نہین ہے +

۳۸ آریہ ہندوستان مین وسط ایشیا سے آے تھے +

فہرست کتب موجودہ دکان سالگرام کتب فروش بازار مچھی ہٹہ لاہور

اردو	روپیہ	آنہ	پائی	ہندی	روپیہ	آنہ	پائی
ویدبہاش بہومکا	۰	۶	۰	سرادہ بیبیک	۱	۱	۶
آئینہ رسوم	۰	۶	۰	پنجاب بہوگول	۰	۲	۶
یومیہ برتاؤ	۰	۰	۳	جگت بہوگول	۰	۳	۰
شرادہ بابیک	۰	۰	۶	پیراکرت بہوگول	۰	۲	۰
مسئلہ تناسخ وکرامات	۰	۰	۳	بالاشنگار	۰	۲	۶
پھولونکا ہار	۰	۰	۳	بھجن پرکاش	۰	۲	۹
گلدستہ ۱۵۰ نصیحتیں	۰	۰	۳	جیون اودیش	۰	۰	۶
مسیح نے کیا ہدایت کی	۰	۰	۹	پرسپیر درود	۰	۳	۹
نوح کا طوفان	۰	۰	۶	آریہ سماج پرچے	۰	۴	۶
لیکچر بھائی میاسنگھ	۰	۰	۶	ہندی کی پہلی	۰	۰	۹
بھجن پرکاش	۰	۰	۶	ہندی کی پہلی	۰	۲	۶
سنگیت سدہاکر حصۂ اول	۰	۱	۰	ایضاً دوسری	۰	۳	۰
ایضاً حصۂ دوم	۰	۰	۶	ایضاً تیسری	۰	۷	۰
اسرار برہم پنہتہ حصۂ اول	۰	۱	۶	ایضاً چوتھی	۰	۱۰	۶
ایضاً حصۂ اول ودویم	۰	۳	۰	پوپ لیلا	۰	۴	۰

الراقم سالگرام (آریہ) کتب فروش

بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے

الہام

فارسی زبان مین لفظ الہام کے معنے خدا کیطرف سے اُن حقائق
کے ظاہر ہونے کے ہین جو بغیر اُسکے علم کے ہو ہی نہین سکتی - زبان
سنسکرت مین الہام کو اکاش بانی کہتے ہین یعنی کہ پرمیشور جو اپنا گیان
(علم) انسان کے ذریعہ ظاہر کرے - الہام کہلاتا ہے اور یہ گیان ایسا
ہونا چاہیئے کہ جسکا انکشاف انسان کی طاقت سے باہر ہو اہل فرنگ
نے الہام کو دو طرح پر تقسیم کیا ہے - ایک الہام اور دوسرا القاء الہام
کے معنی اُن حقایق کے ظاہر ہونے کے ہین کہ جسکا انکشاف پرمیشور کے گیان کے
سوا مطلقاً ہو ہی نہین سکتا - اور القا کے لفظی معنے ڈالنے کے ہین -
اور انگریزی مین اسکو انسپیریشن کہتے ہین یعنے کہ وہ طاقت جسکے پرتوہ سے انسان
مذہبی یا اخلاقی تعلیم کسی مستند سند پر دیوے - الہام کا زبان انگریزی مین ترجمہ
ریویلیشن ہے -

سطح زمین پر قریباً قریباً تمام آدمی ایسے آباد ہین جو الہام کا ہونا ضروری

سمجھتے ہین لیکن اس الہام کی تفصیل مین بہت فرق پایا جاتا ہے ایک قوم
الہام کو ابتدائی آفرینش سے مانتی ہے دوسری قوم اُسکو اٹھاران سو
برس سے مانتی ہے - اور تیسری قوم اس ہی الہام کو تیرہ سو برس سے
قرار دیتی ہے اور ایک چوتھے فرقہ کا یہہ عقیدہ ہے کہ الہام ہر وقت
انسان کی ضرورت کے موافق ہوتا ہے کسی خاص زمانہ یا وقت مین اس کی
پابندی نہین کیونکہ خدا کی رحمت ایسی نہین کہ ایک وقت ہو اور دوسرے
وقت نہ ہو - یہہ فرقہ اس الہام کو القا کے معنون مین مانتا ہے نہ کہ الہام کے
معنون مین -

اول الذکر تین قومین کسی خاص کتاب یا کتب کو الہامی قرار دیتی ہین اور
آخر الذکر فرقہ کسی کتاب کو نہین مانتا اور ظاہر کرتا ہے کہ جیسا الہام ان کتابون
مین قلمبند ہے ویسا ہی ہر دنکو بھی ہو سکتا ہے - سچا الہام کسی مخصوص
کتاب مین کبھی بند نہین ہو سکتا اس فرقہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ابتداے
آفرینش مین انسان بالکل جاہل پیدا کیا گیا تھا یا یون کہو کہ حیوان اور انسان
مین کسی قسم کی تمیز نہ تھی - جیسا کہ انسان کو الہام ہوتا رہا ویسا ہی یہ ترقی
بھی کرتا رہا - چنانچہ زمانہ حال مین انسان نے اعلے درجہ کی ترقی کی ہے - اور

انسان کے لئے اگر کوئی الہامی کتاب ماننے کے لایق ہے تو سواے فطرت کے اور کوئی کتاب نہین۔

سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا انسان کو ہر وقت الہام ہوتا ہے یا نہین اور فطرتی کتاب ہمکو کہانتک سبق دے سکتی ہے مابعد اس پر بحث کرنا لازم ہوگا کہ الہام اگر کبھی ہوا تو وہ کونسا الہام ہے۔

دُنیا کے چوتھے فرقہ کے عقیدہ کے موافق اگر ابتدائی آفرنیش پر نظر ڈالی جاوے تو معلوم ہوگا کہ انسان بالکل وحشی بنایا گیا اور اسکو کسی قسم کا الہام نہین ہوا۔ اگر ہوا تو تہوڑا سا ضرورت کے موافق۔ یہہ کل ترقی اُسنے فطرت سے نتیجہ نکالکر کی ہے حتی کہ اِس زمانہ مین انسان نے سب سے اعلیٰ درجہ کی ترقی کی۔ ہے۔

مشاہدہ اور تجربہ سے یہہ بات مسلم الثبوت مانی گئی ہے کہ انسان کو اگر کسی قسم کی دنیوی کیا دینی تعلیم نہ دیجاوے تو یہ بالکل حیوان مطلق ہی رہتا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ باریتعالے نے حیوانات کو صرف حیوانی عقل اور انسان کو حیوانی، دو انسانی عقل پر دو عطا کی ہین۔ اِس پر

بہی اگر انسان کو انسانی عقل کے استعمال و برتاؤ کے طریقہ کی پوری تعلیم
نہ دیجاوے تو یہ حیوانات کی نسبت کسی درجہ مین بہی زیادہ نہین ہوسکتا
انسان جسوقت پیدا ہوتا ہے تو اسکی کوئی خاص زبان نہین ہوتی جس
زبان مین جن خیالات مین ـ جن جن سوسائٹیوں مین اسکو تعلیم دیگئی وہی کو یہہ مانتا
ہے اگر اسکو آزادانہ طور پر تعلیم دیجاوے تو بہلے برُے کی تمیز بہی
کرسکتا ہے ـ اگر ایسی تعلیم اسکو نہ دیجاوے تو طوطے کا طوطا ہی
رہتا ہے ـ جب ایسا مشاہدہ ہے اور ایسا مسلم کہ اس سے کوئی
آدمی بہی انکار نہین کرسکتا تو بہر یہ بات اندہا دہند مانے جانا کہ جو
کچہہ انسان نے حاصل کیا اور سیکہا سب فطرت کی بدولت ہی ہے
اور اس مین کسی استاد وغیرہ کی ضرورت مطلقاً نہ تہی بیشک پرلے
درجہ کی ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے ـ انسان کو بالکل وحشیانہ
حالت مین خیال کرین اور دیکہین کہ یہہ فطرت سے کیا کچہہ سبق سیکہ
سکتا ہے ـ تو معلوم ہوتا ہے ... اور ایسا ہونا بہی ضروری ہے کہ یہ
بہی مظلوم و بیپر ظلم کرے جیسے ایک حیوان اپنے سے کمزور حیوان کو مار
ڈالتا ہے یہہ بہی اپنے سے کمزور انسان کے خون کا پیاسا ہو ـ

جیسے ایک درخت اپنے نیچے کے درخت کو بڑہنے نہین دیتا ویسے ہی اپنے سے چہوٹے انسان یا اپنے بچونکی ترقی کا ہارج ہو یہ بہی حیوانات کی طرح رہا سہا کرے۔ ایک دوسرے کے خیالات کو مطلقاً نہ سمجہہ سکے۔ امریکا کے بعض جزایر کے باشندے جو قت وہ دریافت ہوئے تہے بالکل حیوانات کیطرح رہتے تہے۔ اسٹریلیا کے باشندونکا بہی یہی حال ہے اور جب تک انہین تعلیم نہ دی گئی انسانی عقل کا برتاؤ ان مین نمودار نہوا اب تک یہ بالکل وحشی ہی رہے۔ زمانہ حال کی یہ دو مثالین اس تحریر کی صداقت کی پوری زور سے تائید کرتی ہین۔ اگر ہر انسان کو ہر وقت الہام ہوتا ہے اور جب اس دنیا بنی کو کروڑون سال ہوئے تو کیا وجہ ہے کہ امریکا اور اسٹریلیا کے باشندونکو الہام نہ ہوا اور انہون نے فطرتی کتاب سے سبق حاصل کر کے ترقی نہ کی۔ حالانکہ دنیا کی اور قومون نے فطرت سے نتایج نکالکر اور الہام سے بہرہ ور ہوکر اعلے درجہ کی تہذیب حاصل کرلی یا امریکا اور اسٹریلیا کے باشندے وحشی کے وحشی کیون بنے رہے؟ انکی بناوٹ مین کیا کمی تہی کہ انہین اس پرورد گار نے جسکو کہ انصاف کا چشمہ کہتے ہین الہامی

برکتون سے بے بہرہ رکھا - اگر الہام کا ہر انسان کے واسطے
ہونا ضروری ہے - اگر ہر انسان الہام سے فیضیاب ہونیکا برابر دعوے
رکہتا ہے اور بغیر کسی وسیلہ کے رہ سکتا ہے عالم بن سکتا ہے
تو اے الہام کے پانے والو ذرا بتاتو دو کہ بیچارے امریکا اور آسٹریلیا
کے باشندون پر خدا کا قہر کیون نازل ہوا کہ آپ الہامی برکتون سے
فیضیاب ہو کر بڑے بڑے عالم بن گئے اور وہ بیچارے وحشی کے
وحشی ہی رہے اور پہر امریکا کے باشندون نے ایسا خدا کو کیا خوش
کیا کہ انکو الہام آپ کے الہام کے کروڑون سال بعد ہوا اور آج وہ
قوم انگلستان کی قوم پر بہی فوقیت رکہنے لگی ہے - کیا اتنی دیر تک امریکا
اور اسٹریلیا مین فطرتی کتاب نہ پڑی تہی کہ وہ بیچارے کچہہ سبق حاصل کر سکتے
اگر امریکا اور اسٹریلیا کی مثالون کو بہی ایک لحظہ کے لئے نظر انداز
کیا جاوے تو بہی ایک ملک تو کیا ایک گانوَ مین بہی الہام کا ہونا یکسان
نہین پایا جاتا مثلاً اس فرقہ کے عقیدہ کے بموجب تمام روحین پاک
پیدا کی گئین اور انکے پیدا کرنیوالی وہ طاقت ہے جسکو کہ عادل اور پاک
کے نام سے پکارتے ہین تو اس حالت مین لازم آتا ہے کہ تمام دنیا
مین انسان کو یکسان الہام ہوتا - انسان برابر ایک سی حالتمین پیدا کیا جاتا

ہر ایک انسان کی ضرورتیں ایک سی ہوتیں - روحون مین ناپاکیزگی کی بو تک
بھی نہ ہوتی کیونکہ کب قیاس مین آسکتا ہے کہ ایک پاک چیز سے ناپاک
چیز پیدا ہوسکے - اس مین ناپاکی کو دخل ہی کب ہوسکتا ہے ؟ پھر دنیا
تمام روحوں مین ناپاکیزگی کیون پائی جاتی ہی ؟ دنیا مین ہر شخص کو یکسان
الہام کیون نہین ہوتا ؟ ایک انسان کیحالت دوسرے انسان کیحالت
سے کیون نہین ملتی ؟ ہر ایک انسان کی ضرورتین علیحدہ علیحدہ کیون
ہین ؟ یہ بات درست ہے کہ ملک کی آب و ہوا کا اثر بھی انسان پر بڑا
بھاری اثر ہے مگر ملکون کو بھی امریکا اور اسٹریلیا کیطرح اسوقت بالاء طاق
رکھین تو معلوم ہوتا ہی کہ ایک شہر ایک قصبہ ایک گانو کے آدمیون کو
یکسان الہام نہین ہوتا - فطرت سے وہ یکسان سبق حاصل نہین کرسکتے
انکی حالت ایک جیسی نہین انکی ضرورتون مین تفاوت ہے - خاص ایک
گھرانہ مین ہی دیکھہ سکتے ہین کہ باپ کی حالت بیٹے کیحالت سے نہین ملتی
ماں بیٹی کی ضرورتین ایکدوسرے سے نہین ملتی جُلتین - ساس بہو
کے خیالات آپس مین پورے زور سے ٹکراتے ہین - جبکہ دنیا کی یہہ
حالت ہی جس سے کہ انسان انکار نہین کرسکتا تو پھر دل مین صرف دو ہی

خیال پیدا ہوتے ہین - اول یہہ کہ تمام روحین پاک پیدا نہین کی گئین
اگر ایسا ہوتا تو تمام آدمیونکی حالت ضرور یکسان ہوتی - دوم اگر تمام
روحین پاک پیدا کی گئین تو انکے پیدا کرنیوالا اگر کوئی ہے تو بالکل
عادل نہین کہ یہہ تفریق نظر آتی ہے -

انسان کو وحشیانہ حالت مین ہی چہوڑ کر کے فطرت مین ایک قدم
اور بڑہو گے تو کیا دیکہو گے کہ تمام جنگل سنسان پڑا ہے - ایک جانور کا
خوف دوسرے جانور پر طاری ہے جسکے باعث کہ جانور اپنے گہر سے
نہین نکلتے - ایک قسم کے جانور اکٹھے نہین رہتے - بہوکہ جب غالب
آتی ہے تو سانپ اور دوسرے جانور اپنے بچون ہی کو کہاتے جاتے
ہین - بڑے بڑے سمندرون مین بہی یہی حال ہے بڑے بڑے
مگرمچھ چہوٹی چہوٹی مچہلیونکو کہاتے جاتے ہین - پانی کے قطرہ کو اگر خوردبین
سے دیکہو تو اُس مین بہی یہی مثال پائی جاتی ہے - ایسی تذبذب کی
حالت مین فطرت سے عمدہ عمدہ نتیجہ نکالنا بہلا کیونکر ہو سکتا ہے -

پس اس فرقہ کا یہہ عقیدہ کہ الہام ہر شخص کو ہوتا ہے نہ صرف غلط
بلکہ مشاہدہ کے برخلاف ہے - الہام نہین یہ القا ہے جو ہر شخص کو

ہوتا ہے۔ اس الہامین انسان عموماً غلطی کہاتا ہے اور یہ اُس ہی غلطی کی بدولت لوگون نے ٹہان لیا ہے کہ انسان نے بالکل فطرت سے سبق حاصل کرکے ترقی کی ہے۔ پہلے پہل انسان وحشی بنایا گیا تہا اور الہام ہر شخص کو ہوتا ہے۔ اگر یہ فرقہ الہام کو ابتدا سے آفرینش مین مانتا تو کب ممکن تہا کہ ایسی فاش غلطی مین گرتا۔

اُن چند اشخاص کے سوا ے جو ایشر کی ہستی سے منکر ہین۔ دنیا کی تمام قومین پرمیشور کو غیر مجسم۔ قادر مطلق۔ عادل۔ رحیم۔ غیر متناہی۔ بے عیب۔ ازلی۔ بے مثل۔ پناہ کل۔ مالک کل۔ محیط کل۔ عالم الغیب۔ لایزال۔ لایموت۔ بے چون پاک اور سرشٹی کرتا یعنے خالق کائنات مانتی ہین اور دنیا کا زیر بحث فرقہ بہی خدا کی ان صفات کا قایل ہے۔ اس لئے فطرت پر پہر انسان کو حیوان مطلق سا ہی فرض کرکے نظر ڈالو تو کیا پاؤ گے کہ تمام کائنات مین کوئی ابہی ایسی چیز ہنین پائی جاتی کہ جو کسی نہ کسی شکل مین پیدا نہ کی گئی ہو کوئی جاندار کیا بیجان چیز

ایسی نہین جو سب کچھ کر سکتی ہو۔ انصاف کا کوئی نام بھی نہین جانتا۔ رحم فطرت مین مطلقاً نہین پایا جاتا۔ کوئی چیز بھی ایسی نہین کہ پیدا کی گئی ہو اور فنا نہو۔ ایسی کوئی شے نہین کہ عیب سے خالی ہو۔ کوئی چیز بے مثل نہین۔ کوئی ایسا انسان یا حیوان نہین ملتا کہ سب کا پناہ دینیوالا ہو۔ کوئی چیز دم نہین مارتی کہ مین مالک کل ہون۔ کوئی انسان کیا حیوان ایسا دم نہین مارسکتا کہ مین ہر جگہہ پر حاضر و ناظر ہون۔ کوئی دم نہین بھرتا۔ کہ مجھے سرشٹی سے لیکر برھم تک کا پورا پورا گیان ہے۔ کوئی چیز لا یزال نہین۔ کوئی ایسی چیز نہین کہ موت کے پنجہ سے بچ سکے۔ کسی چیز مین بے خوفی نہین پائی جاتی۔ کوئی چیز ابدی نہین کوئی چیز پاک نہین۔ اور کوئی چیز دم نہین مارتی کہ مین تمام کائنات کی پیدا کرنیوالی ہون۔ جب ایسی حالت ہے تو پھر باری تعالے کی تمام صفات فطرت سے نکالنا انسان کی سمجھ مین بھلا کیونکر آسکتا ہے ؟ ان تمام صفات کا القا کیا الہام تک انسان کو ہر وقت ہو سکتا ہے جب وہ خود حیوان مطلق

سے ایک درجہ بہی بہتر نہین ؟ اسے ہر وقت الہام کے
قائیلون تباؤ تو سہی آپ کو یہہ سب گیان کیسے میسر ہوا۔
فاضل آدمی ہر دو الہام اور القا سے منکر نہین ہین اور
نہ اُنکا یہہ دعوے ہے کہ انسان فطرت سے کوئی سبق حاصل
نہین کرسکتا۔ بلکہ انسان کے لئے الہام اور فطرت کا ہونا۔
لازمی ہے اگر ان مین سے ایک چیز بہی نہ ہوتی تو انسان رہ
ہی نہ سکتا۔ جب انسان ابتدائی آفرینش مین پیدا کیا گیا تو
ضرور تہا کہ اسکو اسکی بکمال حالت مین چہوڑا جاتا۔ اس لئے الہام
اور فطرت کا ابتدائی ہی مین ہونا نہ صرف ضروری بلکہ لازم
ملزوم ہے اگر اسکو الہام نہ ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ فطرت سے بہی
کسی قسم کا سبق حاصل کرسکتا اور اس پر بہی یہہ الہام ایسا ہونا
چاہیئے تہا کہ جو بہیت خود مکمل ہو جیسے خداوند تعالے ابدی اور
پاک ہے ویسا ہی اُسکا گیان ابدی اور پاک ہونا چاہیئے جسکی ترمیم
اور تردید کی کسی وقت یا کسی حال مین مطلقاً ضرورت نہ ہو۔ اور
اس پاک الہام یا گیان کے حاصل کرنیکا وہ ہی مستحق ہے جو نوع

انسان کی نسبت اپنے کرمون (فعل) کے سلسلہ سے پاک ہو
اس لئے تمام حکماے زمانہ سلف کا یقین تہا کہ ابتدا سے یہین
ایسا ہی ہوا اور پہر انسان خود مختاری کی حالت مین چہوڑا گیا۔
اس ہی الہام سے انسان کو سرشٹی سے لیکر برہم تک کا پورا پورا
گیان حاصل ہوا۔ اس ہی الہام سے دنیا کا ہر ایک فرد بشر فیضیاب
ہوتا ہے۔ خواہ کوئی غلطی سے انکار ہی کرے کہ مین نے اس
الہام سے کوئی سبق حاصل نہین کیا۔ لیکن یہ اُسکا انکار ناصرف
نا تجربہ کاری بلکہ بے علمی پر بہی دلالت کرتا ہے۔ جب کسیکا یہ
دعوے ہو کہ مجہے الہام ہوتا ہے اور مین نے سب علم الہام
پاکر خود بخود فطرتاً اسے حاصل کیا تو بتاوے کہ سواے اُن حقایق
کے جو الہامی کتب مین درج ہین ۔ اُسنے کونسی نئی بات الہام
پاکر ظاہر کی ہے؟ اور بچپین مین کیا اُس نے اُن اشخاص سے
تعلیم نہین پائی جو الہام سے فایدہ اُٹھا چکے تہے؟ اور کیا
اُس نے اُنسے وہ باتین نہین سیکہین جنکا ذکر الہام مین برابر
پایا جاتا ہے؟ اگر کوئی شخص تمام دنیا مین صرف ایک بہی ایسی

مثال دکہا دے کہ ایک بچہ جب پیدا ہوا تو اُسکو بولنا چلنا نہین
سکہایا گیا اور کسی علم کی تعلیم نہین دی گئی بلکہ بالکل آزادگی حالت
مین چہوڑا گیا اور پہر اُس نے الہام پاکر اور فطرتی کتاب پڑہکر
وہ وہ نتائج نکالے جو ایک عالم تو کیا ایک ناخواندہ آدمی کے
تجربہ سے بہی بڑہ کر ہون - اگر تمام دنیا بہر مین ایک بہی ایسی
مثال معلوم ہوجاوے تو انسان ہر ایک شخص کے الہام
پانے اور فطرتی کتاب کو پڑہکر عالم بننے اور ترقی کرنے کو بلا
تامل بسر وچشم قبول کرسکتا ہے -

انسان کے واسطے بیشتر اس کے کہ وہ بہلائی - برائی کی تمیز
کرسکے علم کا سیکہنا ضروری ہے یہ علم خواہ وہ کتابین پڑہکر
یا کالج مین تعلیم پاکر سیکہے خواہ عالمونکی صحبت مین رہ کر سیکہے
بغیر اس کے وہ کبہی بہی تمیز کرنے کے لایق نہین ہوسکتا دنیا
مین کوئی بہی ایسا علم نہین جس مین کم وبیش وہ باتین درج
نہ ہون جنکا ذکر الہام مین پایا جاتا ہے اور وہ باتین کسی نہ
کسی طرح الہام سے ماخوذ کی گئی ہین اس لئے جب انسان

الهامی برکتونکو کم وبیش سیکھکر فیضیاب ہوتا اور ایک دوسرے
سے علم پڑہتا ہی تجربہ کرنا سیکھتا ہے تو فطرت مین بہی پرمیشر
کی اُن صفات کو برابر پاتا ہے جنکا کہ ذکر اوپر ہو چکا ہی۔
مثلاً جس وقت اسکو پرمیشور کی صفات بتائی جاتی ہین اور
اسکو بہی علم کی روشنی سے بہلے بُرے کی تمیز کا شعور آجاتا ہے
تو اُس وقت جب فطرت پر نظر ڈالتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ
جس پرمیشور نے تمام برہمانڈ رچا ہے ضرور ہی کہ وہ اس سے
بڑا ہوا اور جب دیکھتا ہے کہ اس برہمانڈ (کائنات) کے پرے
کچھہ بہی نہین تو اُس کے دل مین فطرتاً یہہ خیال پیدا ہوتا
ہے کہ جسنے یہہ کُل کارخانہ بنایا ہی ضرور وہ غیر مجسم ہے ضرور
وہ قادر مطلق ہے جب دیکھتا ہی کہ خالق کائنات نے ہر ایک
جاندار کے لئے ایک ہی قسم کی خوراک وغیرہ بغیر کسی امتیاز کے
پیدا کی ہوئی ہے تو اُس کے دل مین فوراً خیال آتا ہے کہ خالق
کائنات عادل ہے اور پہر جب یہہ دیکھتا ہے کہ اگر ایک قسم
کا جانور اپنی ہی ذات کے کسی دوسرے جانور پر ظلم و تعدی

کرتا ہے تو اُس کے لئے خوراک وغیرہ کا پانا بند نہیں ہو جاتا
تو فطرتاً اُس کے دل مین یہ سما جاتا ہے کہ وہ خالق کائنات
بڑا رحیم ہے - جب انسان اپنی زندگی مین دیکھتا ہے اپنے
آباؤ اجداد سے جاندارونکا پیدا ہونا اور فنا ہونا سنتا ہے
تو فوراً یہہ یقین کرلیتا ہے کہ وہ خالق جسکا یہ تمام انتظام برابر
چلا جاتا ہے ضرور غیر تناہی اور ازلی ہے - جب دنیا مین بڑی
بڑے علما و فضلاء کی زندگی کو پاک دیکھتا ہے تو اُسکو کوئی انکار
کی وجہ نہین ملتی کہ کہے خالق کائنات بے عیب نہین جب
یہہ تمام چیزون کی صورت ایک دوسرے سے نرالی دیکھتا ہے
تو کوئی وجہ نہین پاتا کہ خداوند تعالے کو بے مثل نہ کہے - جب
یہہ دیکھتا ہے کہ دنیا مین انسان کیا حیوان عموماً خود غرضی
سے کام لیتے ہین اسپر بہی تمام ایک انتظام کی زنجیر مین جکڑی
ہوئے ہین تو اُسکو ماننا پڑتا ہے کہ اس دنیا کا بنانیوالا ضرور
بناہ کل ہے - جب انسان دیکھتا ہے کہ دنیا مین تمام چیزون
کا پیدا ہونا فنا ہونا اور برابر سلسلہ کے لحاظ سے ایک انتظام

مین رہنا کسی کے ہاتھ ہے تو یہہ ماننے سے نہین رُک سکتا۔
کہ وہ خدا ضرور مالک کُل۔ محیط کُل۔ عالم الغیب۔ لایزال۔
لایموت۔ بے چون۔ پاک اور خالق کائنات ہے۔ اگر انسان
کو پہلے علم نہ سکہایا جاتا اور حیوان مطلق ہی رہتا تو کب ممکن
تہا کہ یہہ تمام صفات جو اُس نے الہام سے سیکہے ہین فطرت
مین بہی پا سکتا؟

القا سے بہی علماے دین کو انکار نہین۔ اسکو بہت لوگ
غلطی سے الہام مانتے ہین۔ یہہ القا ہر شخص کو ہوتا ہے لیکن
اسکا سمجہنا اور نہ سمجہنا انسان کے اپنے علم اور عقل کے تعلق ہے
اس القا سے تمام کائنات کے حقایق مطلقاً ظاہر نہین ہوتے
بعض لوگ اس القا کی آواز کو بالکل نہین سن سکتے اور
دوسرے اس آواز کو سُنتے ہین اور اس پر عمل کرتے ہین۔
تیسری قسم کے آدمی تجربہ سے بہی جو کچہہ سیکہتے ہین۔ القا تو
ایک طرف الہام کے نام سے اُسکو نامزد کرتے ہین۔ مثلاً
جب کوئی آدمی بُرا کام کرنے لگتا ہے تو اُس کے دل مین

فوراً خوف پیدا ہوتا ہے اور اُس کے دل مین ایک آواز ہوتی
ہے کہ یہہ کام مت کر۔ اُس کے برخلاف جب انسان نیک کام
کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے دل مین اوتسا۔ دلیری۔ بیخوفی
اور آنند پراپت ہوتا ہے یہہ اور ایسی روا ازین انسان کے
دل مین خدا کی طرف سے ہوتی ہین القا کہلاتی ہین۔ یہہ القا کسی
مخصوص شخص سے مخصوص نہین۔ بلکہ دنیا مین تمام آدمیونکو ہوتا
ہے اور بس۔

بعض اشخاص کا یہہ عقیدہ ہے کہ جو بات اُنکے دل مین فوراً
آجاوے اُسکو وہ الہام مان لیتے ہین لیکن یہہ بالکل غلط ہے
انسان کی فطرت عجیب قسم کی بنائی گئی ہے جو اسکو ہر وقت خیالات
کے چکر مین رکھتی ہے اس کے فطرت مین خیالات کا ایک عجیب
ٹکراؤ پایا جاتا ہے اور یہہ اس ہی کی بدولت ہے کہ انسان کے
دل مین ہمیشہ نئے خیالات پیدا ہوتے رہتے ہین جنکو کہ یہ الہام
مان لیتا ہے۔ اسکی صورت عین بعین اربعہ متناسبہ کی صورت
ہے۔ اربعہ متناسبہ کا قاعدہ ہے کہ جب تین رقوم سلسلہ وار

رکھین تو اُن مین سے ایک چوتھی رقم پیدا ہو جاتی ہے - جو رقم کہ ان تین رقموں مین چھپی ہوئی ہوتی ہے یا اگر پانچ یا سات رقوم ستہ کے قاعدہ پر سلسلہ کے لحاظ سے رکھین تو ان مین سے چھٹی یا آٹھوین رقم نکل آتی ہے جو رقم کہ ان پانچ یا سات رقموں مین چھپی ہوئی ہوتی ہے - اگر اسکا سلسلہ ٹھیک نہ ہو تو جواب بھی غلط ہوتا ہے - یہی حال انسان کے خیالات کا بھی ہے جب چند خیالات اس کے دل مین سلسلہ وار ٹکراتے ہین تو اُن مین سے ایک نیا خیال پیدا ہو جاتا ہے جو خیال کہ بالکل نیا نہین ہوتا بلکہ اُن خیالات ہی مین چھپا ہوا ہوتا ہے جسکو کہ انسان غلطی سے الہام کہہ دیتا ہے -

الہام اور القا کی مختصراً تشریح اوپر کردی گئی ہے - لیکن اس وقت یہہ مقصد نہین کہ کسی خاص کتاب کے الہامی ہونے پر بحث کیجاوے - صرف اس جگہہ چند اصول درج کئے جاتے ہین - راستی پسند اور محقق اصحاب کو چاہئے کہ اس بات کا فیصلہ اپنے لئے آپ ہی کرلیوین کہ کونسا الہام دنیا مین پر میشر کیطرف سے

ہے۔ اور کون کون سے توہمات کو لوگوں نے دنیا مین عزت حاصل کرنے کی غرض سے جاری کرکے خلقِ خدا کو خدا پرستی سے ہٹا آدم پرستی اور کتب پرستی کیجانب راغب کیا۔

اوّل۔ الہام کا ابتدائے آفرینش مین ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو خداوند تعالےٰ پر یہہ الزام عاید ہوگا کہ اُس نے انصاف اور عدل کو نظر انداز کرکے نوع انسان کے پہلے سلسلہ کو بالکل اپنے گیان سے محروم رکھا اور نتیجتاً وہ نسلین جو الہام نازل ہونے سے پہلے اس دنیا سے کوچ کر گئین اپنے بھلے یا بُرے اعمال کی جوابدہ نہین ہوسکتین۔ کیونکہ قانون کی ناموجودگی مین ہر ایک انسان کو حسب دلخواہ فعل کرنے کی اجازت ہے۔

دوم۔ الہام مین کسی قسم کی روایت اور داستان کا ذکر تک نہین ہونا چاہئے۔

جن الہامی کتب مین کوئی کہانی یا قصہ پایا جاوے تو اُن سے صاف ظاہر ہوگا کہ وہ ایسے وقت مین تصنیف کی گئی تہین جب کہ

دنیا پیدا ہوئی تو کئی سال گذر چکے تہے و نیز الہام کی صفت کے
بموجب اس (الہام) کے قانون کے مطابق انسان کے افعال
ہونے چاہئین نہ کہ انسان کے افعال کے مطیع الہام کے اصول
ہون - پس جس صورت مین الہامی باتون مین انسان کی تاریخ
درج ہو تو وہ الہام قطعاً خدا کیجانب سے نہین ہو سکتا بلکہ اسکو
انسان کی ساخت سمجہنا چاہئے -

سوم - الہام ہمیشہ مفید اور انسان کی ضرورتون کے موافق
ہونا چاہئے -

دنیا مین انسان کی ضرورتین مختلف اقسام کی ہین مثلاً -

اوّل - موجودات مین جتنی اشیاء پیدا کی گئی ہین اُنکو اپنے
استعمال مین لانا -

دوم - اخلاق کے اصول ہر ایک کو سکہانا اور اُنکو برتنا -

سوم - علم ریاضی جوتش وغیرہ کا جاننا -

چہارم - کل وغیرہ کا اپنے فایدہ کے لئے ایجاد کرنا -

پنجم - علم طب مین کمالیت حاصل کرنا -

ششم - علم الٰہیات کے دقیق مسئلون کو سمجھنا اور انکو اپنے ہمجنسون مین پھیلانا وغیرہ وغیرہ اور یہہ ایسے علوم ہین - کہ جنکا علم سواے سکھانے والے کے ہو ہی نہین سکتا اور چونکہ سچے علوم کا منبع وہ واہب بے منت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اُس کے الہام مین ان تمام کا گیان موجود ہو -

چہارم - اس مین تمام علوم کے اصول موجود ہون - جسطرح اوپر ثابت کیا گیا ہے کہ جب تک انسان کو کسی خاص صیغہ مین تعلیم دیجاوے تب تک وہ اُسکو جان ہی نہین سکتا اور چونکہ الہام سے تمام انسانی ضروریات کے علوم کا ظاہر ہونا ہی مقصد ہے اس لئے لازم آتا ہے کہ پرمیشور تمام علوم کا گیان ابتداے آفرینش مین انسان کے ذریعہ ظاہر کرے -

پنجم - یہہ الہام بالکل سچا ہو -

کسی بات کے سچا ہونیکا صرف یہی ثبوت ہے کہ وہ آٹھ قسم کے دلائل[1]

[1] پرتکھش - انمان - اوپمان - شبد - اتہاس - ارتہاپتی - سنبھو - ابہاو

کے مطابق ہو اور جو بات کسی نہ کسی طرح ان دلایل سے گرجاوے وہ سچ نہین ہوسکتی ۔

ششتم ۔ اس مین کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کی ضرورت نہو اس اصول پر زیادہ بحث کرنا عبث ہے ۔ کیونکہ جس حالت مین خداوند تعالے بے عیب ۔ عالم الغیب ہے تو پہر کوئی وجہ نہین کہ اُس کے آپکے الہام دئے ہوئے مین کل کوئی عیب نکلے اور پہر اُسکو ترمیم کی ضرورت پڑے ۔

ہفتم ۔ یہہ الہام ایسا ہونا چاہئے کہ جسکی ثانی دوسری شے انسان پیدا ہی نہ کر سکے ۔

خداوند تعالے کی ذات بے مثل ہے اور قاعدہ کی بات ہے کہ جیسا مصنف ہو ویسی ہی اُسکی تصنیف ہوا کرتی ہے اس واسطے پرمیشور کے حقایق ایسے ہونے چاہئین کہ جنکا مثل کوئی انسان پیدا نہ کر سکے ۔

ہشتم ۔ اس مین کسی خاص فرقہ کی رعایت نہ ہو بلکہ اس کے احکام تمام نوع انسان کے لئے یکسان حکم رکہین ۔

اسوقت اسپر بحث کرنا ضروری نہین کہ کون کون سے الہام نعوذ
کے روسے کسی خاص قوم کو خصوصیت دی گئی ہے اور باقی تمام
قوموںکو دوزخ کے لئے پیدا کیا گیا ہے - بلکہ اسوقت صرف
اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ چونکہ تمام نوع انسان کو خدا نے پیدا
کیا ہے اور چونکہ وہ پناہ کل اور مالک کل ہے اس واسطے ضروری
نہین کہ وہ کسی خاص قوم سے محبت رکھے اور دیگر اقوام سے عناد
رکھے - یہ بالکل مکمل اور نوع انسان کو فایدہ کا موجب ہو -
جس صورت مین پرمیشور کا گیان نامکمل ہوگا تو اُس صورت مین انسان
کو اُس کے پورا کرنے کی بیشک ضرورت معلوم ہوگی اور جس حالین
انسان نے تہوڑی سی کمی کو پورا کر دیا تو ممکن ہے کہ وہ تمام ایسی
شئے موجود بہی کر دیوے - مثلاً اگر انسان کے جسم مین کسی عضو کی
کمی ہو اور انسان خود اُس کمی کو پورا کر سکے تو اس حالت مین ناممکن
نہین کہ وہ دوسرا انسان بہی بنا دیوے پس ایسی صورت مین
نامکمل الہام الہام نہین ہو سکتا بلکہ ایسے الہام کو انسان کی ساخت
کہنا چاہیئے -

دہم۔ یہ ابدی ہو۔

چونکہ خداوند کریم کی ذات ابدی ہے اس واسطے ضرور ہے کہ اُس کی صفات بہی ابدی ہون اور چونکہ الہام سوائے اُسکے گیان کے کوئی چیز نہین اسواسطے اسکا ابدی ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ خداوند کریم کا۔

یہ موٹے موٹے اصول الہام کی شناخت کے واسطے اس رسالہ مین درج کردئے گئے ہین۔ اب اس بات کا تصفیہ کرنا محققونکا کام ہے کہ آیا وید کلام الہی ہین یا انجیل اور قران۔ دہرم کے پیاسے اور سچی راہ کے متلاشی لوگ خود مختلف الہامونکو دیکہہ اپنے لئے اس امر کا فیصلہ کر سکتے ہین کہ اُنمین سے الہام کونسا ہے اور انسان کی ساخت کونسا ہے؟۔ آیا وید دن پر یہہ تمام اصول گہٹتے ہین یا دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ پر۔ مولف کی راے مین سواے وید مقدس کے یہہ اصول کسی اور الہامی یقین کردہ کتب پر نہین گہٹ سکتے۔

تمام شد

دیکہہ سکا کہ انگلستان اور سکاٹلینڈ کی دونون سلطنتون مین رفتہ رفتہ اور آہستہ آہستہ واقعی

اور اصلی تبدیلی اُس وقت واقع ہوئی تہی جبکہ اُنکے دیرینہ جہگڑے آخر کار ظاہری طور پر جیمز

ششم سکاٹلینڈ کی انگلستان کی تخت نشینی کے بعد ختم ہو چکے تہے جسکو کہ اُسنے اُس قومی سلطنت

(انگلستان) کے جیمز اول کے خطاب سے حاصل کیا۔

التماس مترجم پروگریس آف سویلزیشن

پیارے ناظرین۔

ہر انسان اپنے گہر کی چہوٹی سی سلطنت کا بادشاہ ہے روز پیدائش سے مدت حیات تک

اُسکی حالتمین عجیب انقلابات واقع ہوتے ہین جنکا اثر اُن پر پہونچتا ہے جو اُس سے متعلق اور وابستہ

ہین اس خیال کو ذرا اور توجہ سے غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ایک خاندان کا ایک بزرگ

اُس خاندان کی کل شاخون سے وہی تعلق رکہتا ہے جو ایک چہوٹے سے کنبہ کا مالک اُس

کنبہ کے لوگون سے آخر الامر اِس سے یہ نتیجہ نکلیگا کہ کل ایک قوم کل ایک براعظم کل ایک ملک

و دنیا کا کم و بیش تعلق تہذیب اور ترقی کے معاملہ مین باعتبار تمدن ایک صورت پر

ہوگا پس ایک قوم کی ترقی تہذیب کا حال معلوم کرنیسے وہ عام اصول سمجہ مین

آجاوینگی جو ہر قوم اور ہر ملک کی ترقی تہذیب پر حاوی ہون گے۔ لنظر برآن
مین نے پروگریس آف سویلزیشن کو جو انگلستان کے مشہور مصنف کی تصنیف
اسی غرض سے ترجمہ کیا ہے کہ کس طرح ایک قوم گری ہوئی حالت سے تہذیب
کے سطح مرتفع تک بلند ہو سکتی ہے اور کس طرح جہالت کے درجون کو
طے کر کے مہذب قوم بن سکتے ہین پس ایسے مضمونون کا ترجمہ
کرنا کسی نہ کسی فائدہ سے خالی نہو گا بلکہ مجھے امید ہے کہ ناظرین
اس سے حظ اٹھاوین گے اور تہذیب کی منزلون کے طے کرنیکے لئے
کوشش فرماوین گے۔

تمت

ہند کی قدیم تاریخ پر ایک عمدہ لیکچر دیکر چھپوایا ہے اسمین انہون نے
خوب زور دیا ہے کہ ہندوستانی ایسے تھے اور ویسے تھے۔ بہرحال
ہم اپنے دوست سے معافی چاہتے ہین کہ ہم اُن کے رسالہ کا ٹھیک
ریویو نکر سکے۔ اودہ پنچ - ۱۲- اپریل ۱۸۸۸ع
لالہ صاحب نے اس لیکچر مین پہلی تاریخ کو حال سے ایک مجمل طور پر مقابلہ
رکے سب کو آگاہ کر دیا بیشک اسکا اثر ملک کے نوجوانون پر عمدہ پڑیگا
رہ نور لاہور - یکم مارچ ۱۸۸۸ع -
قل و کامل کا ناول مترجمہ لالہ اوملک رام صاحب پٹیالوی اسمین
ریشم - تار - چھاپہ - گھڑی - گھنٹہ - وسلیٹ وغیرہ کا بیان صاف
اردو مین لکھا گیا ہے - قیمت محصول
وہ اخلاق جو عنقریب شائع ہوگا طلبہ کے لئے بہت مفید جسمین لارڈ
لسیٹر فیلڈ کی ADRESS TO HI مین سے انتخاب
کے ترجمہ کیا گیا ہے اور بہم دیگر کتب اخلاق انگریزی مین سے ترجمہ
ا- مترجمہ اوملک رام - قیمت - محصول -
اودہ ازین خلاصہ و ترجمہ برکلس ہسٹری (تاریخ انگلستان) مصنفہ
کا انگریزی سے اور پریم موہنی اور رانجھیر ناٹک کا بھاشا سے

ترجمہ کر رہا ہون جو عنقریب تیار کیجا کر چھپوائی جاوینگی۔

یہ سب کتابین پتہ ذیل سے مل سکتی ہین۔

مطبع ترتم پرکاش مرادآباد یا مصنف سے